رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے　　عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا　　اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

قیمت بہر حال پیشگی چھ روپے سالانہ

فہرست مضامین

جلد ۵　۱۱ جون ۱۹۱۸ء　سہ شنبہ　مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۳۶ ہجری　نمبر ۹۶

مدینۃ المسیح

اطلاع آئی ہے۔ کہ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بخیریت بمبئی پہنچ گئے ہیں۔

ماسٹر عبدالرحیم صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے صیغہ ڈاک کی خدمتگذاری کے لئے بمبئی گئے ہیں

دارالامان میں پہلا روزہ بروز منگل ہوا۔

رمضان المبارک میں جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب درس قرآن دیا کریں گے۔ بیرونجات کے احباب ضرور شامل ہونے کی کوشش کریں۔

دو تین دن سے مطلع گرد آلود رہتا ہے۔ اور تیز ہوا چلتی ہے۔ جس سے گرمی میں کسیقدر تخفیف ہے۔

بمبئی کی اطلاعیں

بمبئی کا تار آج (۹ جون) شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ "حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں جمعہ کا خطبہ حضور نے خود پڑھا حضرت ام المومنین کی صحت ترقی کر رہی ہے الحمدللہ

۴ جون۔ حضرت اس وقت

رمضان المبارک میں درس قرآن کریم

احباب کو بڑی خوشی سے اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ رمضان المبارک میں جناب مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب درس قرآن کریم فرمائیں گے۔ اور روزانہ کم از کم نصف پارہ کے حقائق و معارف بیان کیا کریں گے۔ احباب کو چاہئے۔ کہ قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے رمضان کا مبارک مہینہ دارالامان میں گذاریں۔ اگرچہ یہ اطلاع کسی قدر دیر سے دی گئی ہے لیکن امید ہے کہ احباب بہت جلدی تشریف لانے کی کوشش کریں گے۔

(ایڈیٹر)

ایک ساحلی گاؤں کو ایک مکان دیکھنے کے لئے جا رہے ہیں جو اندھیری سٹیشن سے ۳ میل پر ہے۔ کل حضور خود معہ خادم راقم رسہال صاحب گئے تھے جگہ پسند تھی۔ شاہ صحت افزا مقام ہے۔ آج ڈاکٹر بشیر صاحب کو ہمراہ لے کر ان کے مشورہ کے لئے جا رہے ہیں ارادہ ہے۔ کہ ۹ جون کے بعد اس جگہ قیام ہو۔ حضرت کی صحت

۱۰ جون کا تار ہے کہ حضرت ام المومنین قادیان تشریف لا رہی ہیں۔

اللہ کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ حضور نے فرمایا! آج میری طبیعت میں خاص طور پر قوت و طاقت معلوم ہوتی ہے۔ گو بظاہر معلوم نہیں ہوتی۔ چنانچہ آج صبح کی نماز حضور نے جمعہ کی طرح اس بیماری کے ایام میں خود اول مرتبہ پڑھائی۔ تبدیل مکان اگر ہوئی تو اطلاع دیجاویگی۔ حضرت ام المومنین کا زخم پھیل رہا ہے۔ چھچھ ہے۔ بخار اور درد کمی پر ہیں۔

۵ جون ۔ کل جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا۔ حضرت ایک ساحلی گاؤں پر تلاش مکان اور سیر کی غرض سے تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر گاڑی کی روانگی میں چند منٹ باقی تھے۔ ریلوے کا تماز و سامنے نظر آیا۔ فرمایا آؤ صحت کا اندازہ کریں وزن سے معلوم ہوا کہ لاہور سے آنے کے بعد ایام قیام باندرا (بمبئی) میں ۷ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔ جو حضرت کی حالت صحت کے وزن کو اب صرف ۲½ پونڈ کم ہے۔

واپسی پر مکان پر کھانا کھایا اور بچوں سمیت بمبئی تشریف لے گئے۔

حضرت میاں صاحب دلیو دادا کے مکان کے کرایہ کے متعلق فیصلہ کرنے تشریف لے گئے۔

آج بھی صبح کی نماز خود پڑھائی اور نماز کے بعد ۸½ بجے تک حلقہ خدام میں بیٹھے رہے۔ چہرہ بشاش اور طبیعت اللہ کے فضل سے بالکل صاف ہے۔

واپسی کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا اور نہ کوئی تاریخ سفر کی گئی ہے۔

۶ جون ۔ حضرت کی صحت اللہ کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ اور کوئی تکلیف اب بظاہر نظر نہیں آتی۔ البتہ ناک میں پچکاری روزانہ کی جاتی ہے۔ کل حضرت نے پیدل قریبًا ۵ گھنٹہ تک بمبئی شہر کے مختلف حصوں کی سیر کی۔ باوجود اس کے طبیعت میں کوئی تکلیف اور نہ ضعف۔ الحمد للہ۔ نمازیں پانچوں حضرت خود پڑھاتے ہیں۔ دماغ بھی بالکل صاف ہے۔ آج اس وقت ویسا وا (ایک ساحلی گاؤں) کو جا رہے ہیں۔ وہاں ایک مکان ۳۰ جون تک کے لئے کرایہ پر لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

حضرت ام المومنین کی حالت رو بصحت ہے۔ زخم اب پھیلتا نہیں۔ صاف ہو رہا ہے۔ احباب تسلی رکھیں۔ اللہ کے فضل سے فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اور حضرت ام المومنین کی صحت کے لئے دعا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے علیل ہونے کی وجہ سے چونکہ ہم حضور کے روحانی فیوض اور ایمان پرور ارشادات سے محروم ہو رہے ہیں اس لئے احباب کو چاہیے کہ نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ حضور کی کامل صحت و تندرستی کے لئے خاص طور پر دعاؤں میں مشغول رہیں نیز حضرت ام المومنین کی صحت اور شفا کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کی جائیں۔ اس موقع پر میں احباب کو قبولیت دعا کے ان طریقوں کے مطابق دعا کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے فرمودہ ایک رسالہ کی صورت میں چھپکر شائع ہو چکے ہیں۔ اگر کسی غیر مستطیع بھائی کے پاس یہ رسالہ نہ ہو تو وہ صرف محصولڈاک بھیجکر مجھ سے منگوا لیں۔ ایسے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح اور حضرت ام المومنین کی صحت کے لئے دعا کرنے کی خاطر یہ رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

خاکسار۔ ایڈیٹر الفضل

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح کا پتہ

احباب کو اس بات کا خاص طور پر خیال رہے۔ کہ جب تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے پتہ کی تبدیلی کا اعلان اخبار میں نہ کیا جائے اس وقت تک کسی ایسے مقام پر ہرگز خطوط وغیرہ روانہ نہ کئے جائیں جہاں حضور عارضی طور پر تشریف لے جاتے ہیں۔ اس طرح ڈاک کے ضائع ہو جانیکا احتمال ہے۔ اور دیر کے بعد پہنچنا تو یقینی ہے۔ اس وقت تک حضور کا پتہ باندرا کا ہی ہے۔ اس میں جب تبدیلی ہوگی اطلاع دیجائیگی۔

حکیم حاذق کے امتحان میں کامیابی

مولانا حکیم عبید اللہ صاحب بسمل کے سپرد حضرت خلیفۃ المسیح نے انوار حسین صاحب ملب گڈھی کی تعلیم طب فرمائی تھی امسال انوار حسین صاحب نے امتحان دیا۔ اور خدا کے فضل سے پاس ہونے والے تمام طلباء میں اول نمبر رہے۔

مولانا عبید اللہ صاحب اب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مولانا نورالدین کے مطب میں بیٹھتے ہیں۔ اور نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ علم طب پڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ علم طب پڑھنے والوں کے لئے موقع ہے کہ آپ سے فائدہ اٹھائیں۔

درخواست دعا

شیخ مسعود احمد صاحب اور سید زمان شاہ صاحب نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔

ایک احمدی خاتون کا مقدمہ دائر ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے نیز برادر ذوالفقار حسین صاحب ملب گڈھی کی اہلیہ اور شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی کی اہلیہ کی صحت کے لئے

اور منشی عبد اللہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نوشہرہ اور منشی غلام حسین صاحب احمد نگر کی مشکلات کو دور ہونے کے لئے دعا کی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۱۱ جون ۱۹۱۸ء

حقیقت معراج النبی صلعم

اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی شخص کی طرف ایسی بات یا ایسا عقیدہ منسوب کیا جائے جس کے وہ صریحاً خلاف ہو۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ پسند کرتے ہیں۔ کہ اپنے مخالف مسلک رکھنے والوں کا جب ذکر کریں تو ان کی طرف وہ بات بے جھجک منسوب کر دیں جو فی الواقع ان میں نہیں پائی جاتی۔ اگر کوئی طریقہ صداقت کا اس طرح خون کرنا سکھاتا ہو تو وہ اور اس پر چلنے والوں کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے۔

شیعوں کے مجتہد "العصر" جناب مولوی علی حائری صاحب نے کوئی تقریر حقیقت معراج کے متعلق اپنے ارادتمندوں کے حلقہ میں کی۔ جس کے اقتباسات ۷ مئی ۱۹۱۸ء کے اخبار ذوالفقار لاہور میں بعنوان "معراج نبوی" شائع ہوئے ہیں۔ اس میں مجتہد صاحب نے اٹھتے ہی ارشاد فرمایا ہے کہ "معراج معاجز قاہرہ جناب ختمی نبوت صلعم میں سے ہے۔ اگر مرزائی صاحبان معراج سے منکر ہیں۔ تو وہ حق بجانب ہیں۔ ورنہ ان کو مرزا صاحب قادیانی کی نبوت و امامت پر لینے کے دینے پڑ جائیں گے"۔

اس کے متعلق ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ یہ بالکل غلط اور محض افترا ہے۔ کہ مرزائی "معراج نبوی کے قائل نہیں۔ ہم معراج نبوی کے قائل ہیں۔ اور اس پر بہرحال ایمان لائے ہیں۔

لیکن اگر کوئی شخص کسی بات کو مان کر اس کے ان معنوں یا اس مفہوم سے انکار کرتا ہے۔ جو کسی دوسرے نے اپنے ذہن میں جما رکھا ہے۔ تو عقلا کے نزدیک پہلا شخص اس بات کا منکر نہیں کہلا سکتا۔ یہی بات ہماری ہے۔ ہم معراج نبوی کے قائل ہیں۔ بلکہ معراج جسمانی کے بھی قائل ہیں۔ لیکن اس طرح نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو معراج ہوئی وہ اس جسم کے ساتھ ہوئی جو ماکولات و مشروبات کا محتاج تھا۔ بلکہ وہ ایک اور جسم تھا جو اس خاکی جسم سے بالکل الگ اور علیحدہ تھا۔ اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ حضور کی معراج نورانی جسم کے ساتھ تھی پس اس سے کوئی دانا شخص اور غیر متعصب انسان ہرگز ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ ہم لوگ معراج کے منکر ہیں

حیرت ہے کہ ہم لوگ جو اس تشریح کے ساتھ معراج نبوی کے قائل ہیں وہ تو جناب حائری صاحب کے نزدیک معراج ہی کے منکر ہیں۔ لیکن خود ہی ہمیں اس مضمون میں بتاتے ہیں کہ "چند نفر علماء ایسے گذرے ہیں جو حضور صلعم کے معراج روحانی کے قائل ہیں۔ جسمانی کے قائل نہیں لیکن محققین کے نزدیک وہ اس مسئلہ میں خطا پر ہیں" جب مولوی صاحب کے نزدیک روحانی معراج ماننے والا معراج نبوی کا منکر ہے۔ جیسا کہ وہ احمدیوں کو منکر معراج فرماتے ہیں۔ تو وہ کیوں ان "چند نفر علماء" کو بھی جو حضور صلعم کے معراج روحانی کے قائل ہیں" منکرین معراج نہیں کہتے۔

یہ مسئلہ بالکل الگ ہے۔ کہ وہ خطا پر ہیں یا جسمانی معراج ماننے والے۔ بہرحال جب ہم لوگ جو روحانی معراج کے قائل ہیں حائری صاحب کے نزدیک منکرین معراج ہیں۔ تو انھیں ان علماء کو بھی منکرین معراج کا خطاب دینا چاہئے تھا۔ کیونکہ وہ اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ متفق ہیں۔

اب ہم چاہتے ہیں کہ ذرا تفصیل کے ساتھ معراج کے متعلق کچھ لکھیں۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے۔ کہ چونکہ معراج کے متعلق احادیث میں تضاد اور تخالف ہے۔ اس لئے ہم اس کے متعلق قرآن شریف سے ہی روشنی ڈالیں گے۔

سب سے پہلے ہم اسی آیت کو لیتے ہیں۔ جو مولوی حائری صاحب نے معراج جسمانی کے اثبات میں پیش کی ہے۔ اور وہ یہ ہے سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی برکنا حولہ لنریہ من آیٰتنا انہ ھو السمیع البصیر (بنی اسرائیل ۱)

حائری صاحب اس کو پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ کہ (اس) "میں جس وضاحت کے ساتھ معراج جسمانی کو بیان کیا گیا ہے۔ وہ ایک متدین محقق کی تسلی کے لئے کافی ہے"۔ لیکن جب ہم اس پر غور کرتے ہیں۔ تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں مولوی صاحب کے قول کی کوئی تائید یا تصدیق نظر نہیں آتی۔ کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج ہوئی یعنی حضور جسد العنصری کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔ لیکن اس آیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلعم اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے کیونکہ یہاں سرے سے آسمان کا لفظ ہی نہیں ہے۔ اور جب آسمانوں کا ذکر ہی نہیں۔ تو پھر آسمانوں پر جانا کیسا۔ مولوی صاحب کا خیال اس صورت میں درست ثابت ہوتا۔ جب کہ یہاں یہ لکھا ہوا ہوتا۔ کہ حضور آسمانوں پر جسد العنصری کے ساتھ گئے تھے۔ لیکن یہاں تو فرمایا گیا ہے کہ خدا اپنے عبد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام (مکہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس جو شام میں واقع ہے جہاں آجکل سرکار انگریزی کا قبضہ ہے) تک لے گیا۔ پس جس طرح مسجد حرام مکہ میں زمین پر واقع ہے اسی طرح مسجد اقصیٰ بھی بیت المقدس ہی زمین پر ہی واقع ہے۔ پھر آسمان پر جانا کیسا۔ اب اگر بطور تنزل اور بفرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ آنحضرت صلعم کی یہ سیر جو مکہ سے بیت المقدس تک شب بھر میں ہوئی جسمانی تھی تو بھی اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور جسد عنصری کے ساتھ کسی آسمان یا آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے۔ کیونکہ وہ دونوں

مقامات جن کا اس آیت شریفہ میں ذکر ہے زمین پر ہیں نہ کہ آسمان پر۔

اس کے علاوہ جب یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ واقعہ عین بیداری میں ہوا۔ تو ماننا پڑیگا کہ عالم کشف در رویا کی بات ہے۔ اور یہی ہم کہتے ہیں۔

چنانچہ ہمارے اس بیان کی تائید خود یہی آیت اس طرح کرتی ہے۔ کہ اس میں لفظ لیلاً آیا ہے۔ جو قرینہ قویہ ہے اس بات کے لئے کہ یہ سیر کشف اور رویا کے ذریعہ ہوئی۔ کیونکہ کشوف اور رویاء اکثر رات کے وقت حالت نیند میں ہی ہوتے ہیں نیز اگر یہ بیداری کا معاملہ ہوتا تو خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی کہ رات کے وقت آنحضرت کو یہ سیر کراتا کیوں نہ کفار کو یہ معجزہ دکھلانے کے لئے چمکتے ہوئے دن میں ان کے دیکھتے دیکھتے مکہ سے اٹھا کر بیت المقدس میں اور پھر وہاں سے مکہ میں لا بٹھایا ہوا اور اسپر یقین دلانے کے لئے چند چوٹی کے کافروں کو بھی حضور کے ساتھ اس خرق عادت طور پر روانہ کر دیتا۔ تاکہ وہ اس عجوبہ کو دیکھ کر عینی شاہد کے طور پر اپنے ساتھیوں کو یہ واقعہ سناتے۔ اور ان کے ایمان لانے کے لئے یہ ایک ذریعہ ہو جاتا۔ پس خدا کا آنحضرت صلعم کو دن کے بجائے رات کے وقت لیجانا ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ کوئی دنیاداروں کی طرح کی بیداری اور جسمانیات کا معاملہ نہیں۔ بلکہ عالم کشف کا ہے۔ جو دنیاداروں کی بیداری سے بالکل الگ ہے۔ اور در اصل ایک اعلیٰ درجہ کی بیداری ہی ہوتی ہے جس میں اس جسم عنصری کا کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔

حائری صاحب نے مذکورہ بالا آیت سے جسمانی معراج کا اسطرح استدلال کیا ہے۔ کہ اس میں عبد کا لفظ آیا ہے۔ جو جسم اور روح کے مجموعہ پر بولا جاتا ہے۔ اس لئے یہ سیر روحانی نہیں۔ بلکہ جسمانی ہے۔

اس کے متعلق اول تو یہ گذارش ہے کہ اگر اس سیر کو روحانی اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ عبد روح اور جسم کے مجموعہ کا نام ہے۔ تو پھر کسی شخص کو یہ بھی حق نہیں ہے کہ اس کا نام جسمانی معراج رکھے۔ کیونکہ جس طرح ہمارے روحانی معراج کہنے کا یہ مطلب لیا گیا ہے کہ گویا ہم صرف روح کا معراج مانتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی قسم کا جسم نہیں تسلیم کرتے۔ اسی طرح جسمانی معراج کا یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ گویا صرف ایسے جسم کو معراج ہوئی ہے۔ جس میں روح نہ تھی۔ پس اب حائری صاحب کو معراج کا کوئی ایسا نام تجویز کرنا چاہئے جس سے روح اور جسم دونوں کا لیجایا جانا نکلتا ہو۔ کیونکہ جسمانی معراج کہنے سے ان پر وہی اعتراض پڑتا ہے۔ جو وہ ہم پر روحانی معراج کہنے سے کر رہے ہیں۔ ہم جو یہ کہتے ہیں کہ رسول کریم کو روحانی معراج ہوئی تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ محض روح کو معراج ہوئی۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ جسم عنصری کی بجائے روح کو ایک اور جسم کے ساتھ جو اس جسم سے بالکل الگ ہوتا ہے۔ معراج ہوئی۔ اور یہ روزمرہ کی بات ہے۔ کہ جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے کوئی خواب دیکھا تو اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہوتے کہ اس کے جسم عنصری نے خواب دیکھا۔ بلکہ اس شخص کی روح ایک اور لطیف جسم کے ساتھ خواب دیکھتی ہے۔ اور انبیاء کے خواب اور کشف صفائی کے لحاظ سے ایسے واضح اور کھلے ہوتے ہیں۔ کہ ہماری بیداری سے بھی بڑھ کر ہوتے ہیں۔ مگر ان میں جسم عنصری کا کچھ دخل نہیں ہوتا۔ لیکن اگر حائری صاحب کے استدلال کو درست مان لیا جاوے۔ تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ خواب بین کے جسم کو بھی وہاں وہاں اڑتے اڑتے پھرنا چاہئے تھا جہاں جہاں اس کی روح خواب میں سیر کرتی پھرتی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ مگر باوجود جسم عنصری سے علیحدہ ہو کر روح کے خواب دیکھنے کے ہمیشہ یہی کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے خواب دیکھا یہ نہیں کہا جاتا کہ اس کی روح نے خواب دیکھا۔

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ روح و جسم کا مجموعہ اگر عبد ہوتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ خواب میں روحانی طور پر جو نظارہ انسان دیکھتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کا جسم بھی شامل ہوتا ہے۔ پس آیت سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً الآیہ میں جو عبد کا لفظ آیا ہے۔ اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ آنحضرت کی سیر من المسجد الحرام الی المسجد الاقصاء میں حضور کا جسم عنصری بھی شامل تھا۔ بلکہ آپ کی سیر روحانی تھی جس میں جسم عنصری کا کوئی تعلق نہیں تھا۔

جسمانی معراج کے ثبوت میں جو آیت پیش کی گئی ہے ہم اوپر وضاحت کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں کہ اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جسم عنصری کے ساتھ معراج ہوئی۔

مگر ہم چاہتے ہیں کہ بحث کو ختم کرنے سے قبل اسی سورہ شریفہ کی ایک اور آیت اپنے بیان کی تائید میں پیش کریں۔ اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز مخالف سے اس کا کچھ بھی جواب نہیں بن پڑیگا۔

اسی سورۃ بنی اسرائیل کے دسویں رکوع میں جس کی پہلی آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً الآیہ ہے کفار عرب کے چند ایک مطالبات کا ذکر ہے۔ جو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ او ترقیٰ فی السماء ولن نومن لرقیک حتی تنزل علینا کتٰبا نقروہ

اگر آپ ہمارے دوسرے مطالبات میں سے کسی ایک کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔ تو آخری بات یہی کر دکھلائیے کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جائے۔ مگر ہم آپ کے آسمان پر چڑھنے کو اس وقت تک نہیں مان سکتے جب تک کہ آپ بطور نشانی وہاں سے کوئی کتاب نہ لائیں اور ہم اس کو پڑھ نہ لیں۔

اب اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر گئے تھے۔ تو چاہئے تھا کہ جب کفار نے آسمان پر جانے کا مطالبہ کیا تھا تو اس کو پورا کرتے۔ مگر دیکھئے اس کا جواب خدا تعالیٰ آپ کو یہ بتاتا ہے کہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا ان سے کہدو کہ میرا رب پاک ہے۔ اور میں نہیں ہوں۔ مگر بشر رسول۔

اس جواب سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر چڑھنے کے مطالبہ کو پورا نہ کرنے کے جواب میں اپنی بشریت کو پیش کیا ہے۔ یعنی یہ فرمایا ہے کہ کسی بشر کی طاقت میں نہیں ہے کہ آسمان پر چڑھ جائے۔ پھر میں جو کہ ایک بشر رسول ہی ہوں کس طرح چڑھ سکتا ہوں۔

اب سوال ہوتا ہے کہ اگر فی الواقع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شب معراج جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے تھے۔ تو اس وقت جبکہ کفار آسمان پر جانیکا مطالبہ کرتے تھے۔ اور آپ پر ایمان لانیکو اس کے ساتھ شرط کرتے تھے۔ تو کیوں آپ آسمان پر نہ گئے۔ اور اپنا بشر ہونا پیش کیا۔ کیا ایک غیر مسلم یہ نہیں کہہ سکتا کہ مسلمان جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی رات کے وقت آسمان پر گئے تھے۔ اور یہ ان کا معجزہ ہے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر آپ واقعی آسمان پر مع جسم عنصری کے گئے ہوتے تو پھر دن کے وقت جب کفار نے آسمان پر جانے کا مطالبہ کیا اور اس کے پورا ہونے پر ایمان لانیکا اقرار کیا۔ تو پھر کیوں آسمان پر نہ گئے معلوم نہیں وہ لوگ جو جسم عنصری کے ساتھ معراج کے قائل ہیں۔ ان کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔ جہانتک ہمارا خیال ہے۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ پس اگر آنحضرت صلعم سے آسمان پر جانیکا کفار کی طرف سے مطالبہ نہ کیا جاتا۔ تو پھر کسی حد تک یہ کہنا کہ آپ رات کے وقت آسمان پر چلے گئے تھے قابل غور ہوتا۔ مگر اب ذرہ برابر بھی قابل التفات نہیں ہے۔

اب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر آنحضرت جسم عنصری کے ساتھ رات کے وقت آسمان پر تشریف لے گئے تھے تو دن کے وقت خصوصاً اس وقت جبکہ کفار کہتے بھی ہیں کہ آسمان پر چڑھ کر دکھلایئے۔ حضور کا نہ جانا کفار کو رات کے جسمانی معراج کا کیسے یقین دلا سکتا ہے۔ کیا وہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ رات کی بات تو جبکہ کوئی دیکھنے والا نہیں تھا بطور معجزہ پیش کی جاتی ہے۔ لیکن جب مجمع عام میں یہی معجزہ طلب کیا جاتا ہے۔ تو بشریت کا عذر کر کے ٹال دیا جاتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی معراج روحانی معراج تھی نہ کہ جسمانی۔ اور قرآن شریف۔ اور عقل سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔

قادیان کے ایک غیر احمدی کی غلط بیانی

۲۶ مئی کے روزانہ پیسہ اخبار میں "قادیانی چالیں" کے عنوان سے ایک مضمون ان تحریرات کے جواب میں شائع ہوا ہے۔ جو ڈاکخانہ قادیان کے عملہ کے متعلق اخبار فاروق میں لکھی گئی ہیں۔ پیشتر اس کے ہم نفس مضمون پر روشنی ڈالیں۔ جس شخص کے نام سے شائع ہوا۔ اس کی نسبت کچھ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ مضمون کی اہمیت کا آسانی کے ساتھ اندازہ لگایا جا سکے۔

مضمون کے نیچے "مہر دین از قادیان" شائع ہوا ہے۔ اور یہ وہ حضرت ہیں۔ جو آتشبازی کا شغل ورثہ میں پانے کی وجہ سے اکثر اوقات اسی کی تیاری میں مصروف رہتے ہیں۔ البتہ چونکہ اپنے پیشہ کی مناسبت سے فتنہ و فساد کی چنگاریاں بھی چھوڑتے رہتے ہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ آپ کو آتشبازی کے پٹاخے بنانے سے فرصت نہ ہو گی۔ مضمون کے نیچے نام لکھ دینے کی تکلیف آپ ہی کو دی گئی۔ کیونکہ آپ کے سوا اور کون ہو سکتا تھا۔ جو جھوٹ کی نجاست کے اس ٹوکرے کو جسے دوسروں نے تیار کیا تھا اپنے سر پر رکھنے کے لئے تیار ہوتا۔

امید ہے۔ کہ "مہر دین از قادیان" کا اسی قدر تعارف کرا دینا کافی ہو گا۔ اب ہم اصل مضمون کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ابتداء میں اخبار فاروق کے متعلق کچھ غلط بیانیاں کی گئی ہیں۔ جن کا جواب اگر ضرورت سمجھی گئی تو فاروق خود دیگا۔ پھر ڈاکخانہ کا ذکر چھیڑا ہی لیکن اس وقت تک جس قدر شکایات فاروق نے شائع کی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا بھی جواب نہیں دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان شکایات کو مضمون نگار نے بھی بالکل صحیح اور درست مان لیا ہے۔ اور ان کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ البتہ فاروق نے جو یہ لکھا تھا کہ

"بابو عبد المجید سابق سب پوسٹماسٹر قادیان نے اپنے عہدہ ذمہ الفقص سے تجاوز کر کے قادیان میں احمدیہ پبلک کے مخالفین کو دن رات ابھارنا شروع کر دیا۔ اور مذہبی حیثیت سے ان کی پیشوائی اختیار کر کے ان غیر احمدی باشندوں کو جو قادیان میں احمدیہ پبلک کے ممنون احسان اور خاندان حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کے رہین منت تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت پر کھڑا کر دیا۔ اور باہمی سخت عناد و نفرت کا بیج بو کر دو فریقوں میں دشمنی کی بنیاد ڈال دی"

اس کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ

"دشمنی و عناد کے بانی اس کے پیر و مرشد ہیں۔ جنہوں نے بائیکاٹ کا حکم دیکر بیچارے ہندو اور مسلمان دوکانداروں سے سودا سلف لینا اپنے مریدوں سے چھڑا دیا"

اگرچہ ہم اس بائیکاٹ کی حقیقت ابھی بتائیں گے اور پہلے بھی الفضل ۲۰ مارچ میں بتا چکے ہیں لیکن مضمون نگار نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ احمدیہ سٹور کے چلانے کیلئے ایسا کیا گیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اس لئے . . . . علم سے جو دوکان کھلی ہے وہ بہت عرصہ بعد کھلی ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اپنا سٹور جاری کرنے کے لئے دوکانداروں کو نقصان پہنچایا گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہاں کے بعض مخالفین کی متواتر امن شکن کارروائیوں اور نقصان رسانیوں کی وجہ سے لوکل منتظمین نے احمدیوں کو ان کی دوکانوں پر جانے سے روک دیا ہے۔ تاکہ کسی قسم کا فتنہ و فساد نہ پیدا ہو۔ ورنہ اسی قادیان میں بہت سے غیر احمدی پیشہ ور ہیں جن سے ہمارے تعلقات موجود ہے۔ اب اگر غیر احمدی ہونے کی وجہ سے دوکانداروں سے سودا لینا بند کر دیا گیا ہوتا تو پھر چاہئے تھا کہ کسی غیر احمدی سے ہم کسی قسم کا تعلق نہ رکھتے۔ لیکن ایسا نہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے یہاں کے دوکانداروں کی دوکانوں پر جانا اس لئے ترک نہیں کیا کہ وہ ہندو

خطبہ جمعہ

خدا کی راہ میں کھُلے دل سے خرچ کرنا چاہئیے

از مولٰنا سید سرور شاہ صاحب
۳۱ - مئی ۱۹۱۸ء

والسّٰبقون الاوّلون من المھٰجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ واعدلھم جنّٰتٍ تجری تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا ابدًا ذالک الفوز العظیم وممن حولکم من الاعراب منٰفقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لاتعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین ثم یردون الٰی عذاب عظیم

(۹ : ۱۰۱ و ۱۰۲)

ان آیات کا مطلب بیان کرنے سے پہلے میں ایک مسئلہ سناتا ہوں جس قدر مسائل ان دوستوں نے جو یہاں رہتے ہیں - یا زیادہ تر آتے ہیں - سنے ہیں بہت کم لوگ ہونگے جنہوں نے اس قدر مسائل سنے ہوں - مگر انہوں نے توجہ بہت کم کی ہے - خدا کے نزدیک غصہ دلانے والی بات اس سے بڑھ کر نہیں ہے - کہ کوئی شخص جانتا ہوا کسی شریعت کے حکم پر عمل نہ کرے - خطبہ کے متعلق حکم ہے - کہ اذا خرج الامام لاصلوٰۃ ولا کلام کہ جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے ممبر پر آجائے - تو اس کے بعد نہ تو کوئی نماز ہی پڑھنی چاہیئے نہ کوئی کلام ہی کرنا چاہیئے - مگر میں نے اکثر دیکھا ہے - کہ اس قدر شور ہوتا ہے - کہ اذان بھی بمشکل سنائی دیتی ہے -

پس یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خطبہ میں کسی قسم کی باتیں اور شور نہیں ہونا چاہیئے -

یہ جو آیات میں نے پڑھی ہیں - ان میں ما لخصوص ان لوگوں کا جو خدا کے مرسل کے شہر اور اس کے اردگرد رہنے والے ہوتے ہیں ذکر ہے رسولوں کی آمد خدا تعالٰی کے فیض کا ایک دروازہ ہوتا ہے - وہ لوگ جو بری اور بدتر حالت میں ہوتے ہیں - ان کی حالت انبیاؑ کے فیض صحبت سے سدھر جاتی ہے - لوگ ان کی آمد سے پہلے امی ہوتے ہیں - مگر جب رسولوں کی شاگردی میں آتے ہیں - تو امی ہونے کے باوجود دنیا کے استاد ہو جاتے ہیں - رسولوں کی خدمت میں آنے سے پہلے بہت سے لوگ کس مپرسی اور ذلیل حالت میں ہوتے ہیں - لیکن خداوند کریم ان رسولوں کی خدمت کے طفیل سے ان کو بہت بڑی عزت اور وجاہت والا بنا دیتا ہے - اور جو لوگ ان کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہیں - ان میں بہت سے عزتوں اور شہرتوں والے ہوتے ہیں - مگر ایک وقت آتا ہے - کہ وہ بدترین مخلوق شمار کئے جانے لگتے ہیں - ان دونوں باتوں کا ذکر خدا تعالٰے ان آیات میں کرتا ہے - مدینہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہونے کی وجہ سے اسلام کا دارالخلافہ تھا اس میں رہنے والوں کے متعلق فرماتا ہے -

والسّٰبقون الاوّلون من المھٰجرین والانصار والذین اتبعواھم باحسان رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ وہ لوگ جنہوں نے ہجرت میں سبقت کی اور وہ جو آنحضرت صلعم کے مددگار ہوئے اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی اتباع کی اللہ تعالٰی ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے - ہر قسم کے انعامات ہیں سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی خوشنودی حاصل ہو جائے - یہ تو مدینہ میں رہنے والوں کو ہو گئی - آگے فرماتا ہے - واعدلھم جنّٰتٍ تجری تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا ابدًا الآیہ ان کے لئے اللہ تعالٰی نے تیار کی ہیں بہشتیں جن کے تلے نہریں بہتی ہیں - اور وہ ابدی بخشش ہے - جو ان سے چھینی نہیں جائیگی - اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے - پھر ایک دوسرے گروہ کا ذکر فرماتا ہے ومن حولکم من الاعراب ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق تمہارے اردگرد گنوار لوگ ہیں - وہ منافق ہیں - اور مدینہ والوں میں سے بھی کچھ ہیں جو سرکش ہو گئے ہیں نفاق میں - اے مخاطب یا اے رسول تو ان کو نہیں جانتا ہم جانتے ہیں - یعنی ان کو سزا دینا تمہارا کام نہیں ہمارا کام ہے - اس لئے ہم ہی ان کو جانتے ہیں -

میں نے پہلے بتایا تھا کہ نفاق دو قسم کا ہوتا ہے (۱) عملی (۲) اعتقادی - اور میں نے حدیث شریف سے منافق کی علامتیں بھی بیان کی تھیں - ان کے علاوہ جن منافقوں کا یہاں ذکر ہے - ان کی ایک علامت یہاں بیان کی گئی ہے - اگر خدانخواستہ کسی میں ان علامات میں سے سب یا کوئی ایک ہو تو اسے سمجھ لینا چاہیئے - کہ مجھ میں نفاق ہے - اور اس سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیئے -

حدیث میں جو علامات ہیں - اور جن کا پہلے ذکر آ چکا ہے - وہ یہ ہیں کہ جب کوئی وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے - یا جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے - یا جب کسی سے لڑائی ہو تو اس کی طبیعت گند کی طرف جھکے - اس سے خیال کرنا چاہئے کہ ضرور اس میں نفاق پیدا ہو گیا ہے - لیکن اس جگہ جن منافقین کا ذکر ہے - ان کے متعلق فرماتا ہے ومن الاعراب من یتخذ ما ینفق مغرمًا اور گنواروں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کو جو خرچ کرنا پڑتا ہے - وہ اسے چٹی سمجھتے ہیں - اور ایک مصیبت خیال کرتے ہیں - اس کے مقابلہ میں دوسرے گروہ کے متعلق فرماتا ہے کہ جو مومن ہیں ان کی حالت ان کے بالکل خلاف ہے - منافقین خرچ کرنے کو چٹی اور مصیبت خیال کرتے ہیں - مگر مومنین خرچ کرنے کو خدا کے قرب کا ذریعہ خیال کرتے - اور رسولوں کی دعا کے طالب ہوتے ہیں - وہ خوش ہوتے ہیں - کہ

کہ ہم نے خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ اور وہ امید رکھتے ہیں کہ خدا کا رسول یا اس کا جانشین ان کے لئے دعا کریگا۔ اسی طرح اور بھی علامتیں ہیں۔ مگر آج میں احباب کو اسی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

یاد رکھو کہ رسول کے پاس اس کے شہر میں رہنا ایک بڑی بڑی نعمت ہے۔ جو کسی کسی کو ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو پہچانا اور حضور کو قبول کیا۔ مگر پھر بھی آپ کی صحبت سے محروم رہے۔ مگر یہاں جو غریب غریب تھے انھوں نے کس طرح آپ کو سیر ہو کر دیکھا۔ اور آپ کی صحبت سے فیض اٹھایا یہ جماعت بڑی قدر کی چیز ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فیض یافتہ اور صحبت اٹھانے والے شخص کا ذکر بھی آپ لوگ بغیر رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کہنے کے نہیں کرتے۔ مگر ان میں کیا بات تھی۔ جو ہم میں نہیں۔ اسی ایک بات نے ان کو اس قدر بڑھا دیا۔ کہ جب کبھی ان لوگوں کا نام ہماری زبان پر آتا ہے۔ تو دل ان کی عظمت بزرگی اور بڑائی سے بھر جاتا ہے۔ کہ وہ محمد رسول اللہؐ کی مجلس میں بڑے خلوص سے بیٹھے اور نجات پا گئے۔ اور پھر یہ وہ لوگ ہو گئے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی خدا کے فضل سے محروم نہ رہا۔ تو نبی کی صحبت ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن اگر باوجود میسر آنے کے اگر دل کی تنگی سے کچھ خرچ کیا جائے۔ اور اس میں خلوص نہ ہو تو وہ خرچ کچھ بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ اگر اس خرچ کو چٹی اور مصیبت ہی خیال کیا۔ تو اس سے نیک نتائج پیدا ہونے کی کس طرح امید ہو سکتی ہے۔ پس ایسا خیال کرنا نفاق کا ایک شعبہ ہے جس کو نکالنے کی بہت جلد کوشش کرنی چاہیئے۔

ہر ایک شخص کو سوچنا چاہیئے۔ اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت اس کا دل خوشی محسوس کرتا ہو تو وہ سمجھے کہ میرا دل نفاق کی غلاظت سے پاک ہے لیکن اگر نہیں تو اس میں نفاق ہے۔ جس کے دور کرنے کے لئے توبہ و استغفار کی ضرورت ہے۔

یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ چونکہ ہم احمدی کہلاتے ہیں۔ اس لئے ہماری نجات ہو جائیگی۔

یہ خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے احکام میں اگر لاپرواہی سے کام لیا جاتا ہے تو انجام برا ہے۔ جو لوگ چندہ مانگتے ہیں وہ دین کے لئے ہی طلب کرتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر ہمارے دل کی حالت قابل غور ہوتی ہے آیا دل خوش ہوتا ہے۔ اگر دل خوش ہو تو گویا ہم رضی اللہ عنہم کی طرف قدم اٹھاتے ہیں۔ اور اگر دل میں تنگی پیدا ہو تو خیال کر لینا چاہیئے کہ ہمارا قدم کسی دوسری طرف اٹھ رہا ہے۔

مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی کم نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو شامت اعمال سے۔ حضرت ابو بکر۔ حضرت عمر۔ اور حضرت عثمان نے کیا کچھ خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ لیکن یہ لوگ غریب نہیں ہو گئے۔ بلکہ ان کے مال میں افزائش ہوئی صحابہ کے پاس اس قدر مال و اسباب فتوحات کے آئے کہ کسی دوسری قوم میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

ایک صحابی کا ذکر ہے۔ مکان سے باہر بیٹھے رو رہے تھے۔ ایک شخص پاس سے گذرے۔ اور پوچھا بھائی کیا سبب ہے۔ کیوں روتے ہو۔ صحابی اس شخص کو مکان کے اندر لے گئے اور دکھایا کہ مکان روپیوں اور اشرفیوں سے بھرا پڑا ہے۔ اور کہا کہ میں ایک دفعہ رسول کریم کے وقت فاقہ سے تھا کہ آپ کے پاس گیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس قدر مال اور دولت حاصل ہوگی کہ مکان بالکل بھر جائیں گے۔ مگر تم دنیا سے دل نہ لگا لینا سو میں آج اس لئے روتا ہوں کہ یہ تمام مال و اسباب جو مجھ کو دیا گیا ہے کہیں آخر میں مجھکو ثواب سے محروم نہ کر دے۔

اور یہ بات بالکل درست ہے کہ کوئی باغیرت انسان کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے جو خرچ کیا جائے وہ اس کو بھلا دے۔ پھر خدا سے یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کی راہ میں کچھ خرچ کیا جائے اور نقصان ہو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کے لینے والے ہوں جن کا وعدہ اس نے اپنے رسول سے کیا ہے۔ اور ہمارے دل اس کی راہ میں خرچ کرنے سے گھبراتے نہیں۔ اور تنگ نہ ہوں۔ بلکہ ہم کھلے دل سے اس کی راہ میں خرچ کریں۔

ایڈیٹر صاحب پرکاش اور گوشتخوری

الفضل کے گذشتہ پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون۔ ایڈیٹر صاحب پرکاش کے اس مضمون کے جواب میں لکھا گیا ہے جس میں انھوں نے جناب قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے ایک مضمون کو پیش نظر رکھکر اسلام کو اس لئے ناقص مذہب ٹھہرایا ہے۔ کہ اس نے گوشتخوری کو جائز رکھا ہے۔ ہم نے لکھا تھا کہ آریہ پترکا کی طرف سے ایڈیٹر صاحب پرکاش پر جو یہ الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ "نہ صرف جنوری ۱۹۱۶ء تک اس کے اپنے گھر میں ہی مانس کا استعمال ہوتا تھا۔ بلکہ اس سے چار پانچ سال پہلے ارتھات ۱۹۱۲-۱۳ء تک خود لالہ رادھاکشن مانس کھاتے رہے ہیں" اس کا انھوں نے باوجود بار بار کے مطالبہ کے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن تازہ پرکاش کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں اگرچہ آریہ پترکا کو نہیں لیکن اسی سلسلہ میں ان الفاظ جواب دیا گیا ہے کہ

"میں نے سنہ ۱۹۰۱ء سے لے کر آج تک کبھی مانس کو چھوا تک نہیں۔ کھانا تو ایک طرف رہا۔"

اگرچہ یہ جواب آریہ پترکا کے اعتراض کا مکمل جواب نہیں ہے تاہم ایڈیٹر صاحب پرکاش نے اپنی ذات خاص کے متعلق "سنہ ۱۹۰۱ء سے لے کر آج تک" کی صفائی پیش کر دی ہے۔ اب دیکھئے آریہ پترکا جس کا دعوٰی ہے۔ کہ اگر لالہ رادھاکشن یہ الفاظ لکھدے۔ کہ جو الزام آریہ پترکا نے مجھپر لگایا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔

ہنگامۂ یورپ

دشمن ہنوز حملے کر رہا ہے

لندن ۵- جون ایک فرانسیسی کمیونیک مظہر ہے کہ کل سہ پہر اور شام کو مقامی حملے ہوتے رہے۔ جنگل کارلیپانٹ کے شمال میں ہماری کلدار توپوں نے دشمن کا حملہ روک دیا دشمن کے دیگر حملے جو اُس نے خطہ آئیچر میں جو ڈرمیرز کے مشرق میں ہے اور کارسی میں کئے تھے۔ وہ بھی ناکام رہے۔ پیدل سپاہ کی جدوجہد جو مسلح موٹروں کارسی کے شمال میں مسلح موٹروں کی امداد سے پیدل سپاہ نے جدوجہد کی اور جنگل کے کنارے ہم اپنے خط جنگ کو بڑھانے میں کامیاب ہوئے۔ اورز کے جنوب میں چیزی پر جرمنوں نے شدید حملہ کیا۔ جس کو ہم نے پسپا کر دیا۔ اور دشمن کو شدید نقصانات پہنچائے۔ خط ریمس اور این کے کنارے پر توپخانہ کی جدوجہد ہنوز جاری ہے۔

لڑائی کا چڑھاؤ اُتار

اس اُمید کی کافی وجوہ تھیں کہ دشمن کو روک دیا گیا۔ لیکن اُس نے ایک جدا کوشش اینی۔ اور اورک کے درمیان شروع کی جس کا بظاہر یہ منشا تھا کہ وہ ویلرس کاٹیرٹ کے بازو کو اُلٹ دینا چاہتا۔ جس پر قابض ہونے میں وہ پہلے ناکام رہ چکا ہے۔ اس رقبہ کے بازو پر سواسون پیرس والی سڑک ہے۔ اور اس جگہ دشمن کے دباؤ کو آرک کی جانب سے تقویت پہنچتی ہے۔ دشمن ایک حد تک کامیاب ہوا۔ لیکن بہت نقصان اُٹھا کر۔ ماہرین جنگ کا خیال ہے۔ کہ لڑائی فرانسیسیوں کی موافقت میں ہے۔

یورپ کو ابھی سب سے بڑا خونی منظر دیکھنا ہے

لندن ۵- جون۔ رائٹر کا نامہ نگار متعینہ فرانسیسی ہیڈ کوارٹر اپنے آدھی رات کے تار میں لکھتا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ دشمن کی سرگرمی ۔ ۲۷- مئی سے اب تک کم ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اب لڑائی کی وہی حالت ہے۔ جو گذشتہ ۲۹- مارچ کو پکارڈے کے حملہ میں تھی۔ جبکہ دشمن کی یورش کو روک دیا گیا تھا۔ اس وقت کی طرح اس وقت بھی دشمن جب تک اپنے توپخانہ کی اصلاح نہ کرے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ لیکن دشمن کے تازہ دم حملے اس کے بعد پہلے سے زیادہ خوفناک ہونگے۔ مگر ہماری طرف امریکن فوجیں مصروف کار ہو چکی ہیں۔ اور نہایت بہادری سے اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ دشمن نے اُن کی تعداد معلوم کر لی ہے۔ اور اس لئے موسم خزاں سے پہلے پہلے فیصلہ پر پہنچنے کے لئے انتہائی زور لگا رہا ہے۔ جبکہ امریکن فوجوں کی اضافہ شدہ فوجیں اُس کی موجودہ انضبایت کو پامال کر ڈالینگی۔ اس لحاظ سے گویا یورپ ایک خونریز ترین موسم خزاں کا نظارہ دیکھنے والا ہے۔

فرانس کی جنگی کونسل ختم

لندن ۳- جون۔ پریس بیورو ناقل ہے کہ مسٹر لائڈ جارج مسٹر بالفور مسٹر لیز مسٹر ولیم وینز اور سر ولیم ربسن اعلیٰ جنگی کونسل میں شرکت کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

بلجین محاذ پر آتشباری

لندن ۲- جون ایک بلجین کمیونیک میں مرقوم ہے کہ مرکیٹن اور رڈسیوڈ کے حوالی میں کسی قدر سخت گولہ باری ہوتی رہی۔

دشمن کا ناکام حملہ

لندن ۵- جون۔ ایک برطانوی کمیونیک مظہر ہے کہ مارلینکورٹ کے گردونواح میں جو حملہ دشمن نے کیا تھا۔ اُس میں ہم نے ۸۱ قیدی گرفتار کئے۔

جرمن کامیابی

لندن ۴- جون۔ ایک لاسلکی جرمن کمیونیک مظہر ہے کہ ریمس کے جنوب میں دشمن نے خندقوں کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا۔

ہوائی سرگرمی

لندن ۵- جون ہوائی سرگرمی کے متعلق سر ڈگلس ہیگ کی کمیونیک مظہر ہے کہ موسم صاف نہ ہونے کے باعث دشمن کے آلات ہوائی بروز شنبہ خاموش رہے۔ ہم نے ایک آلہ کو نیچے گرا لیا۔ اور ایک کو بھگا دیا۔ ہم نے رات اور دن میں ۱۴ اٹن وزن کے گولے گرائے ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوا۔

جرمنی کی پیشقدمی میں روکاوٹ

لندن ۶- جون میدان جنگ کی حالت بدستور ہے۔ فی الحال نورٹن سے رہیم تک جرمنوں کی پیشقدمی رکی ہوئی ہے۔ گذشتہ چند روز میں دشمن کو بہت ہی شدید نقصانات اٹھانے پڑے اور خاصکر دوشنبہ اور سہ شنبہ کو جب وہ کوئی بہت بڑی کامیابی بھی نہیں حاصل کر سکے۔

کسی اور مقام پر حملہ کا امکان

فرانسیسی ماہرین جنگ کا بیان ہے کہ جرمن اب کسی اور ہی مقام پر حملہ کریں گے اور زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ ٹیمم نو این اور مانٹی دیدیر کے درمیان فرانسیسی لائن کو توڑنے کی کوشش کریگا۔ تاکہ یہاں سے وہ پیرس پر بخط مستقیم بڑھ سکے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ وہ کسی دوسری جگہ حملہ شروع کرے

ہندوستان کی آئینی اصلاحات

لندن ۲- جون دارالعوام میں مسٹر مانٹیگو نے بیان کیا کہ وزارت جنگ میری اور لارڈ چیمسفورڈ کی تجاویز پر غور کر رہی ہے لیکن جنگ کی مصروفیتوں کی باعث ہنوز کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔

اتحادی وزرا کی تجاویز

لندن ۵- جون پریس بیورو نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کلاں فرانس اور اٹلی کے وزرائے اعظم نے ورسیلز کے ایک جلسہ میں حسب ذیل تجاویز پر رضامندی کا اظہار کیا۔

اول ایک غیر ماتحت پولش سلطنت قائم ہو اور سمندر پر بھی اُس کا اقتدار ہو منجملہ دیگر صوبوں کے یہ ایک طریقہ واجبی اور دوامی صلح کا ہے۔ دوم برطانیہ کلاں۔ فرانس۔ اور اٹلی امریکہ

[illegible]

[illegible] الاسلام پریس قادیان [illegible] مالکان کے لئے شائع ہوا